Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ | 24۔جولائی 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر168 | بدھ 7 ربیع الاول ۔ 1417ھ 24 وفا 1375ھش 24 جولائی 1996ء

اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ مشکل آسان کر دیتا ہے

دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے جو لوگ تھک جاتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفراللہ استغفراللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 282)

نیّت پر خدا کی نظر ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پس خرچ تو ہم نے کرنے ہی کرنے ہیں جس نے دس روپے چندہ دینے کی توفیق پائی ہے اپنی توفیق کے مطابق وہ دس ہی دے سکتا ہے جس نے لاکھ یا کروڑ کی پائی ہے اس نے بھی توفیق کے مطابق ایسا کیا۔ مگر نہ دس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پا گیا' نہ کروڑ کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پا گیا۔ خدا کے ہاں ہندسے ختم ہو جاتے ہیں اور وہ آخری نیت ہے جس پر خدا کی نظر ہوتی ہے۔ غربت اور امارت کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ ہر پیش کرنے والا برابر ایک صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس ان معنوں میں وہ آیت ایک مضمون پیش کر رہی ہے (-) اب خدا کے حضور تم سب برابر ہو گئے ہو خواہ تم نے بڑھ بڑھ کے پیش کئے چھپ چھپ کے کئے لازم نہیں کہ چھپا ہوا آگے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ چھپے ہوئے کی نیکیوں میں بعض چھپی ہوئی بدیاں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور علانیہ نیکی کرنے والے کے اندر بھی بعض اخفاء کے ایسے پہلو ہیں جن پر خدا کے سوا کسی کی نظر نہیں۔ پس یہ عجیب مضمون ہے کہ امیر اور غریب' ظاہر اور مخفی سب برابر ہو جاتے ہیں خدا کی نظر میں۔ اور وہی ایک ہے جو جانتا ہے کہ نیکی کیا ہے' کس حد تک ہے اور اگر ہم محنت کر کے اپنی نیکیوں کو خدا کے لئے خالص کرنے کی کوشش شروع کر دیں تو یہ زندگی بھر کا سفر ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ آج آپ کے دل میں خیال اٹھا اور کل وہ بات ختم ہو گئی۔

(از خطبہ 17- مئی 1996ء)

○ ہر واقف نو کلام الٰہی کا جتنا حصہ حفظ کر چکا ہے اس کے علاوہ مزید حصے حفظ کرے۔ (حفظ میں ان آیات کو لیں جو حضرت صاحب عام طور پر عبادت میں تلاوت کرتے ہیں۔)

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ و سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی اہلیہ محترمہ امتہ الحی صاحبہ مورخہ 22- جولائی 96ء کو راولپنڈی میں (جہاں وہ شوگر اور بلڈ پریشر کے علاج کے لئے گئی ہوئی تھیں) بعمر تقریباً 75 سال وفات پا گئیں۔ میت شام آٹھ بجے کے قریب ربوہ پہنچی۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ موصوفہ کے والد حضرت میاں عبدالرحمان صاحب ابن حضرت میاں فیض احمد صاحب جمونی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم رفقاء میں سے تھے۔ موصوفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بھتیجی تھیں ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ان کا نکاح 1940ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے خود ولی بن کر پڑھایا تھا۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ ثمار اناہید دختر مکرم صبغتہ اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں جنرل گروپ میں 715 نمبر حاصل کر کے ضلع سیالکوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوفہ مکرم رحمت اللہ خان شاکر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی پوتی اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مغلپورہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

نکاح

○ مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم سلیم احمد صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیہ سعدیہ صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز خان صاحب شاہدرہ لاہور بعوض حق مہر بیس ہزار روپے مورخہ 96-6-28 کو مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ سعدیہ محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب آف خوشاب کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سچے آدمی کا ضرور رُعب ہوتا ہے چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2روپے 50 پیسے

24- وفا 13/5 ہش 24 - جولائی 1996ء

دعا - اللہ کا فضل

ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں لکھا کہ مجھے ایک مشکل درپیش تھی میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور حضرت صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اب آپ کی دعا سے میری مشکل حل ہوگئی ہے۔ اس پر حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے عملے کو ارشاد فرمایا کہ اس سلسلے میں الفضل میں اعلان کیا جائے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ دعا نے اس کی مشکل حل کردی ہے وہ درست بات کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ حضرت صاحب نے یہ بھی کہا کہ وہ شرک کرتا ہے۔ کہنا یہ چاہئے کہ آپ کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دعائیں تو کی جاتی ہیں لوگ کرتے ہی رہتے ہیں ان میں سے کتنی دعائیں قبول ہوتی ہیں کتنی دعاؤں کے نتیجہ میں مشکلات دور ہو جاتی ہیں یا کوئی اور مراد بر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کیونکہ ایسا سب کچھ ہوتا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ دعا کرتے رہیں اور کرتے ہی رہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو وہ دعا کسی کام نہیں آسکتی یعنی جس کو مشکل درپیش ہے اس کے کسی کام نہیں آسکتی پس یہ نہایت ضروری ہے کہ جب بھی ہماری کوئی مشکل حل ہوتی ہے تو چاہے وہ کسی کی دعا سے حل ہو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور میری مشکل حل ہوگئی۔

عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ چلتے پھرتے ہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ میرے لئے دعا کریں۔ یا یہ کہتے ہیں کہ آپ کی دعا سے میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا سے ٹھیک ٹھاک نہیں۔ بلکہ دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یہ نکتہ نہایت ضروری ہے۔ انسان اپنی طرف یا کسی اور انسان کی طرف فائدہ منسوب کرنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھے اور اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر کرے۔ کیونکہ دراصل دعا نہیں بلکہ دعا کی قبولیت مرادیں بر لاتی ہے۔ اور مشکلات سے چھٹکارا دیتی ہے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ دعا کرنے والا اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ سے صلح کرے۔ جب اس نے خدا تعالیٰ سے کہنا ہے کہ میری یہ مشکل حل ہو جائے یا میری یہ مراد بر آئے تو خدا تعالیٰ سے اس کی صلح بھی تو ہونی چاہئے۔ یہ بھی تو ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ اسے کس نظر سے دیکھتا ہے' اور دونوں کی آپس میں محبت کا معیار کیا ہے خدا تعالیٰ سے صلح کرنے کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے۔ تبدیلی پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ رکھے اور جہاں تک اس سے ممکن ہے وہ نیک کاموں پر عمل پیرا ہو۔ اگر وہ دوسروں کے لئے ہمدرد ثابت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی یقیناً اس سے ہمدردی کرے گا۔ اگر وہ دوسروں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں صحیح راستے پر لگاتا ہے اور ان کی مشکلات دور کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے صحیح راستے پر لگائے گا اور اس کی مشکلات کو دور کرے گا۔

اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتی ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ دیکھو اہل حاجت لوگوں کو کس قدر تکالیف ہوتی ہیں۔ مگر حاکم کے ذرا کہہ دینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں دعا کی قبولیت کو اس وقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور اذن ہو۔ یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کرے"

ایک بار پھر اس امر کو واضح کرنے کے لئے کہ دعا نہیں بلکہ دعا کا نتیجہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بر آمد ہوتا ہے وہ ہماری اصل ضرورت ہے۔ دعائیں کرنا لازمی ہے۔ دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ لیکن کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہماری دعا یا کسی اور کی دعا سے ہماری مشکلات حل ہوگئی ہیں۔ دعائیں تو یقیناً کی گئی ہیں۔ اور کروائی بھی گئی ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہیں ہوا مشکل بھی حل نہیں ہوئی۔ پس نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنی چاہئے۔ وہی ہمارے کام آتا ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے تو ہماری مرادیں بر آتی ہیں۔ ہماری مشکلات دور ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس کا ہاتھ خفیہ ہوتا ہے لیکن اس خفیہ ہاتھ ہی کی طرف توجہ کو مبذول کرنا اصل بات ہے۔

○

نزدیک و دور ایک فسانے کی بات ہے
آنے کی بات ہے یہ نہ جانے کی بات ہے

آنکھوں کو مُوند لوں تو وہ ہوتے ہیں میرے پاس
ورنہ سمندروں سے ورا ان کی ذات ہے

وہ اور مجھ پہ چشمِ کرم کی نوازشیں
یہ کوئی چال لگتی ہے یہ کوئی گھات ہے

میں کیا کہوں کہ تجھ کو پسند آئے میری بات
لوگوں کو میری بات تو قند و نبات ہے

دن رات میرے ذہن نے تخلیق کر لئے
سو جاؤں دن کو مَیں تو یہی میری رات ہے

ہر جرم کے لئے مجھے رکھتے ہو باڑھ پر
انصاف ہے یہی؟ یہ عدالت کی بات ہے؟

لگتی نہیں ہے دیر انہیں ہیر پھیر میں
کہتے ہیں اس جہان میں کس کو ثبات ہے

روکے سے میں نسیم کبھی رک نہیں سکا
میں آپ چل نہ پاؤں تو یہ اور بات ہے

نسیم سیفی

قلم کو میں نے ڈبویا ہے تیرے فضلوں میں
زباں پہ تیرے کرم کے پڑے ہیں کچھ قطرے
اگرچہ راہ گزر ہے بہت' بہت دشوار
تری نگاہِ نوازش سے ٹل گئے خطرے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

کلام الٰہی نے (-) فرمایا' (-) تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد زیادہ اہمیت رکھتی ہے اموال کا ذکر پہلے کیوں فرمادیا تو اس دوسری آیت نے اس راز سے پردہ اٹھادیا کہ انسان کی زیادہ تر جدوجہد اموال کمانے میں ہے اور اولاد' اموال کے مقابل پر ایک ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے جتنا انسان کے ذہن میں اموال گھوم رہے ہیں اس سے بہت کم اولاد گھومتی ہے۔ لیکن بعض صورتوں میں بعض لوگ اولاد پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے وہ بہرحال استثناء ہیں ان کے ذہن میں ہروقت اولاد کا تصور گھوم رہا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں اب تو مال کی محبت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ساری دنیا میں آپ کو زیادہ تر لوگ مال کی محبت میں اتنا گم دکھائی دیں گے کہ اولاد کی ہوش نہیں رہتی۔ مجھ سے جو لوگ ملنے آتے ہیں بعض دفعہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور بیگم سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دونوں دنیا کما رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ مجبوری کے پیش نظر ہوتا ہے بعض غریب لوگ آتے ہیں انہوں نے قرضے اٹھائے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی حالت ہی کو درست نہیں کرنا بلکہ پچھلے رشتہ داروں کی بھی مدد کرنی ہے اس لئے وہاں یہ بات قابل فہم ہے وہاں ایک اعلیٰ مقصد ہے۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ دنیا کمانے پر مجبور ہیں لیکن میں ان کی بات نہیں کر رہا ایسے لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک اپنی ذات میں اتنا مستغنی ہے' یعنی اتنا خدا تعالیٰ کے فضل سے دولت کماتا ہے اور رکھتا ہے کہ اولاد کو ترک کر دینا اس کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ لیکن جب میں پوچھتا ہوں کہ بچوں کا کیا کرتے ہیں؟ تو جی بچوں کے لئے ہم نے بے بی سٹر (Baby Sitter) رکھا ہوا ہے۔ اب جس کے بچے بے بی سٹر کے سپرد ہو جائیں اور وہ آپ دنیا کی دولت کے سپرد ہو جائے اس بے چارے کی اولاد کا کیا بنے گا۔

ایک دفعہ مجھے مشرق وسطیٰ سے ایک فون آیا کہ جی میں ایک کام کرتی ہوں سنا ہے آپ ناراض ہیں۔ میں نے کہا تمہارا نام لے کے تو ناراض نہیں ہوں مگر تمہارے حالات میں جانتا ہوں تمہارا خاوند اچھا بھلا کماتا ہے تمہیں خدا نے بہت پیاری اولاد بخشی ہے تو کیوں تم اس کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔ اس نے کہا میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ تو دنیا سے جو وسیع تعلق ہے (امامت) کا اس کے نتیجے میں ساری دنیا ایک خاندان کی طرح بنی ہوئی ہے اور سب بے تکلف بات کرتے اور باتیں پہنچاتے ہیں۔ اسی لئے ان امور پر جتنی نظر (امام جماعت) کی ہو سکتی ہے' خواہ کوئی بھی (امام) ہو بعد میں آنے والا یا پہلے گزرا ہوا' اتنی دنیا میں کسی اور منصب کو یہ معلومات نصیب نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ ایک ذاتی تعلق سے جستجو بھی کرتا ہے اور لوگ از خود بھی اس تک اپنے حالات پہنچاتے ہیں۔ ان کی روشنی میں وہ انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والے مسائل جو شاید بعض دوسروں کے لئے حل کرنا دوبھر ہوں' ان پر مشکل ہوں۔ لیکن یہ تمام جماعت کی مدد سے از خود آسان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہاں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یہ کسی حکمت کے پیش نظر ہے یونہی اتفاقاً اموال کو پہلے اور اولاد کو بعد میں نہیں رکھا گیا (-) فرمایا (-) کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی مراد صرف دنیا رہ جاتی ہے۔ یہاں اولاد کا بھی ذکر نہیں کیا آخری منتہیٰ بعض وجودوں کا صرف دنیا رہ جاتی ہے اس کے سوا کوئی ہوش نہیں رہتی۔ بلکہ ایسے باپ بھی دیکھے گئے ہیں جو کروڑ پتی ہوتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پیچھے پھینکتے ہیں اور ان سے وہ اگر بیچ میں سے کچھ حاصل کرنا چاہیں تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اولاد کو دھکے دے کے خود برباد کر دیتے ہیں تو یہ وہ آخری مقام ہے جہاں تک انسان اپنی ذلت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے (-) ان سے تعلق جوڑو گے تو پھر تمہارا بھی یہی حال ہو جائے گا (-) ان کا علم بھی سب کچھ دنیا کا خادم ہو چکا۔ ان سے کیوں تم تعلق نہیں توڑتے (-) پس حکم ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تعلقات توڑلو۔ ان سے الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے اور کلیۃً دنیا کے ہو گئے ہیں۔ ان سے اگر میل جول بڑھاؤ گے ان سے تعلقات رکھو گے تو تم پر بھی' تمہاری اولادوں پر بھی' دنیا کے بد اثرات اس حد تک غالب آسکتے ہیں کہ تمہیں انہی کی طرح دنیا کمانے کا شوق ہو جائے اور انہی کی طرح اپنی بڑائی ان باتوں میں دیکھو جو باتیں اللہ کے نزدیک بے معنی اور عارضی اور سطحی ہیں۔ اور اہل خرد بھی جو خدا تعالیٰ کا تصور اور اس کی یاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ شیخیوں کی باتیں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں کہ کتنا کسی نے کیا کرلیا اور کس طرح وہ رہا۔ یہ عارضی دنیا کی باتیں ہیں اور ان پر لذتیں لے لے کر یا فخر سے انسان کا بیان کرنا یہ اس کی اپنی پستی کی علامت ہے۔ پس فرمایا کہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھو گے تو خطرہ ہے کہ تم ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ یہ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے' کوئی بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ ایک اور پہلو بھی اس میں ہے یعنی ایک تو بچنے کا پہلو ہے دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہے جو ذکر الٰہی کی جان ہے۔

ایک شخص جس کا ذکر' اللہ ہو جس کی محبت اللہ کے ساتھ ہو' وہ ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہے جس کا ذکر دنیا ہو اور دنیا ہی اس کی محبت ہو تھوڑی دیر کے بعد طبیعت منغض ہو جائے گی۔ انسان کہے گا کیسی باتیں کر رہے ہیں جو پیاری چیز ہے' سب سے زیادہ عشق کے لائق چیز ہے اس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر کریں گے تو ان کی آنکھوں سے یوں لگے گا جیسے روشنیاں بجھ گئی ہوں۔ اور دنیا کی باتیں کریں گے تو ایک دم دلچسپی شروع ہو جائے گی۔ ان کے ساتھ طبعاً جوڑ ہی کوئی نہیں ہے تو (-) صرف حکم کے معنے نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی بیان فرمادی کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے لوگ ہو تمہارا ان لوگوں سے دل کیسے لگ سکتا ہے اور پھر محبوب کی غیرت کا بھی سوال ہے۔ جس پیارے سے ان لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے تم ان کے خوف سے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ اگر ان کا تعلق اور ان کی رضا تم پر اتنی غالب ہے کہ ان سے تم منہ نہیں موڑ سکتے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ خدا سے تمہارے تعلق کے دعوے جھوٹے ہیں۔ ان معنوں میں اس مضمون کو سمجھیں۔ لیکن اس کا غلط مطلب نہ لیں کیونکہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ احکامات مانع نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی سنت پر غور کریں تو ہر چھوٹے بڑے سے آپ کا تعلق تھا یہاں وہ تعلق مراد نہیں ہے۔ جن معنوں میں تعلق توڑنے کا حکم ہے اس معنے میں یعنی اس معنے کے اظہار میں ایک بہت فصاحت و بلاغت ہے۔ (-) یعنی تمہارا قبلہ اور ہو جائے' تمہارا رخ بدل جائے۔ ان کی طرف پیٹھ کرلو جنہوں نے خدا کی طرف پیٹھ کی ہوئی ہے اور اپنا قبلہ درست رکھو۔ پس ان کے مقاصد میں ان کے شریک نہ ہو۔ ان سے ایسا پیار کا تعلق نہ باندھو کہ تمہارا بھی وہی قبلہ دکھائی دینے لگے جو ان کا قبلہ ہے۔ تمہاری بھی وہ تمنائیں بن جائیں جو ان کی تمنائیں ہیں۔ وہی مرادیں تمہاری ہو جائیں جو ان کی مرادیں ہیں۔ پس ان معنوں میں ذکر الٰہی کا ایک تقاضا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں اپنی مجالس کو درست کرنا چاہئے اور اگر مجالس درست نہیں ہیں تو اس آئینے میں اپنا منہ دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ (-) آئینہ اتنا شفاف ہے اور اتنا کھلا کھلا ہے کہ آپ کے دل کے پاتال تک آپ کی تصویر آپ کو دکھاتا ہے۔ پس جہاں طبعی طور پر بعض لوگ بعض خاندانوں کی طرف اس لئے دوڑتے ہیں کہ وہ دولت مند ہیں اور اس

ایک اچھی بات

اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔

کے سوا ان کے پاس بیٹھنے میں ان کو کوئی مزہ نہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں ایسے امراء بھی ہوتے ہیں جن کی دماغی حالت اتنی پست ہوتی ہے اور ان کے ذوق اتنے گھٹیا ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے پاس بعض دیکھے ہیں جو دن رات وہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور صرف یہ مزہ آرہا ہے کہ ایک امیر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ان کے ساتھ ان کا آنا جانا ہے' ان میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ تو یہ اس حکم کے منافی ہے اور یہ مراد ہے کہ ان میں اپنی عزتیں نہ ڈھونڈو۔ ان کے ساتھ تمہاری لذتیں وابستہ نہیں ہیں' نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کے ذوق مختلف ہیں' ان کے قبلے الگ ہیں۔ پس اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں وہ بیٹھ کر لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ یعنی خلاصۃً آخری بات یہ بنتی ہے مگر صحبت صالحین کا مضمون نسبتاً خشک ہے یہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے یا دوسرے لفظوں میں بہت گہرا مضمون ہے کہ جہاں محبت ہے وہیں بیٹھو' ان لوگوں میں بیٹھو جن کو اس سے محبت ہے جس سے تمہیں محبت ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات کا تقاضا ہے کوئی بیرونی حکم نہیں ہے۔ اگر اس کو نہیں سمجھو گے تو ضائع ہو جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تمہارا رخ پلٹنے لگے گا۔

(-) فرمایا:

"جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جب کہ لوگوں کو ان کی تجارت اور دیگر کاموں نے خدا سے غافل کر دیا ہو اس شخص کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا۔"

(-) بازاروں میں جب کہ تجارت کا ماحول ہے لوگ جو بازار میں سودا خریدنے جاتے ہیں کم ہی ہوں گے جنہیں خدا یاد آتا ہو گا۔ عورتیں ہیں ان کو کسی اور عورت کے کپڑے یاد آرہے ہوتے ہیں کہ ایسی چیزیں میں نے وہاں دیکھی تھیں اگر وہ فرنیچر کی دوکان میں ہیں تو کسی کے گھر کا فرنیچر یاد آرہا ہوتا ہے کہ اتنا اچھا ہم نے وہاں دیکھا تھا اس سے بڑھ کر خوبصورت چیز خریدیں۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شریف خالد ایڈووکیٹ

محترم چوہدری عبداللہ صاحب

عبداللہ (اللہ کا بندہ) اپنے خالق کے بلاوے پر حاضر ہو گیا۔ آپ کے والد چوہدری غلام رسول صاحب ربوہ کی تعمیر میں ایک نام پیدا کر کے رخصت ہوئے تھے۔ آپ کے بھٹوں سے پکائی ہوئی خشت معیار اور رعایتی قیمت کے لحاظ سے اب تک تعمیراتی دنیا میں ایک قابل ذکر یاد ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہر ادھار مانگنے والے کو اینٹ مہیا کی۔ بعض اوقات رقم واپس نہ ہوتی تو ہرگز اصرار سے مطالبہ نہ کرتے بلکہ بعض رقوم ملتی ہی نہ تھیں۔ اس سے آپ نہ تو افسردہ ہوتے اور اپنی روایت کو قائم رکھتے ہوئے اینٹ دے دیتے۔ اور پھر وہی چکر۔ لیکن انہوں نے اس روایت کو زندگی بھر نبھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ آپ نے کئی لوگوں کے مکانات اور چار دیواریوں کے لئے مفت اینٹ مہیا کی۔ اور نہ کبھی احسان جتایا۔ بلکہ اسے بھلا دیا۔ آپ کے صاجزادے عبداللہ نے اس روایت کو قائم رکھا۔ میرے حساب سے اس خاندان نے ربوہ میں کم و بیش 5 بھٹے قائم کئے۔ اور اپنے معیار کو ہمیشہ قائم رکھا۔ اور شہد کی مکھیوں کی طرح اپنی محنت کا پھل دوسروں کے حوالے کر کے اپنا چھتہ بدلتے رہے۔ چوہدری غلام رسول صاحب نے پہلا بھٹہ فیکٹری ایریا والی جگہ جہاں کہ اب بیت احمد ہے اس کے اردگرد جماعت کے ساتھ اشتراک کی صورت میں شروع کیا۔ صدر انجمن کی طرف سے نمائندگی چوہدری صلاح الدین احمد صاحب کرتے تھے۔ اور جو کچھ وہ کر دیتے تھے۔ خواہ پسند ہوتا یا ناپسند چوہدری غلام رسول صاحب اس پر صاد کر دیتے۔

عبداللہ صاحب اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار کرتے رہے۔ شروع سے نہیں۔ بلکہ کافی عرصہ بعد والد صاحب کی عمر کے مطابق اس کاروبار میں آئے۔ اور اپنا سکہ بٹھایا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ والد صاحب سے کار خیر میں بڑھ کر تھے۔ بلکہ ان کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ اور روایت کو قائم رکھنے والے۔

خوش خلق۔ خوش باش اور خوش گفتار عبداللہ کا کوئی دشمن نہ تھا۔ دوست ہی دوست تھے۔ اگر صرف اتنا کہا جائے کہ وہ دوستوں کے دوست تھے تو اس ضمن میں تشنگی رہ جائے گی وہ انسان دوست تھے۔ اور سب کے دوست۔ اپنی الگ دنیا تھی۔ اچھی تحریر کہیں سے بھی ملے اس کی قدر کرتے تھے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس کے لطف میں شریک کرتے تھے۔ بھٹے کے معاملات میں جہاں پیشگی رقوم دی جاتی ہیں۔ اور جو بعض اوقات واپس نہ ہونے کی صورت میں بھٹہ کا بھٹہ بٹھا دیتی ہیں کے معاہدوں میں واضح اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے اور کراتے۔

آپ متوکل انسان تھے۔ کبھی بھی افسردہ دکھائی نہ دیئے۔ ان کی بیگم صاحبہ مسلسل بیمار رہیں۔ ان کی خدمت بھی کرتے اور کاروبار بھی چلاتے۔ لیکن پریشانی اور مایوسی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیا۔ مالی تنگی کا بھی شکار ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں پھر سے بھاگ دوڑ کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا۔

لاہور کے ایک احمدی نے اپنے کسی ایک ٹھیکہ کی تکمیل کے لئے ان سے اینٹ لی۔ ادھار لی۔ اور باوجود وعدوں کے رقم ادا نہ کی۔ ان کے پاس سارے ثبوت موجود تھے۔ لیکن نہ تو ملکی عدالت میں گئے۔ اور نہ ہی دار القضاء میں بلکہ اس مقروض کے ساتھ یوں ملتے کہ جیسا یہ اس کے مقروض ہوں۔ اور اس کے ساتھ تعاون کرتے رہے۔

انہوں نے بھٹہ کے کاروبار کرنے والے کئی خاندانوں کو صفر سے اٹھا کر لکھ پتی بنا دیا۔ منشی کو ٹھیکیدار اور ٹھیکیدار کو مہا ٹھیکیدار بنایا۔ کبھی احسان نہ جتایا کہ یہ ان کی فطرت کے خلاف تھا۔ اختصار کی خاطر ان کے ایک مشغلہ کی طرف اشارہ کر کے اس چھوٹے سے نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔

اور آخری خراج عقیدت یہ ہے کہ بقول چوہدری صفدر وحید صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) کہ ان کی اینٹ میں کوئی نقص نکالتا۔ تو کہتے کہ جو اور جتنی اینٹ ناپسند ہے اس کو باہر نکال دو۔ اور اکثر اوقات ایسی اینٹ کی قیمت وصول نہ کرتے اور نہ ہی وہاں سے واپس اٹھاتے۔ مرحبا عبداللہ

بقیہ صفحہ 3

غرضیکہ ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق کچھ چیزیں ضرور یاد آتی ہیں اور وہ شاپنگ میں یعنی سودا خریدنے میں اس کے لئے راہنمائی کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ گویا کہ ایک دوست اندر اندر ان کو مشورے دے رہا ہوتا ہے کہ وہاں یہ ویسی چیز ہے یہ ویسی ہے یا ویسی نہیں ہے اس لئے اس معاملے میں یہ طریق اختیار کرنا چاہئے تو ہر شخص اپنے جذبات 'اپنے دماغ کا تجزیہ کر کے دیکھے تو وہ معلوم کرے گا کہ جو میں بتا رہا ہوں بالکل درست اسی طرح ہوتا ہے۔ خدا کو کتنے یاد کرتے ہیں یا خدا سے غافل لوگوں کو دیکھ کر کتنے ہیں جن کے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کیسی دنیا ہے۔ دنیا کے ہنگامے' تجارتوں میں مصروف' تجارتوں کی خاطر جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ ملمع کاریاں ہو رہی ہیں اور اس طرح گرتے ہیں جیسے مکھی گند پر گرتی ہے۔ اس طرح لوگ ان چیزوں پہ ٹوٹے پڑتے ہیں گویا کہ ساری زندگی' ساری ان کی کائنات یہی کچھ ہے۔ (۔) ایسی صورت میں خدا کو کون یاد کرتا ہے۔ (۔) فرمایا وہاں یاد کرو گے اور طبعًا محبت سے یاد کرو گے تو پھر پتہ چلے گا کہ حقیقی عاشق کون ہے۔ پھر اس چھوٹی سی نیکی کا' جو بظاہر بے محل ہے' محل کی نیکی سے بھی زیادہ شمار ہو گا کیونکہ جب (عبادت) کے لئے آپ (بیت الذکر) میں آتے ہیں تو وہاں خدا ہی کو یاد کرنا ہے۔ مگر وہاں بھی بعض لوگ بازار ہی یاد رکھتے ہیں۔ یہ بھی ایک بات ہے اس لئے ان موقعوں پر اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی کریں اور ان کی حفاظت کریں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کو (بیت الذکر) میں بازار یاد آ جائے وہ گنہگار ہے۔ مختلف مراحل ہیں۔ سلوک کی منزلیں ہیں۔ تعلق ایک طرف سے ٹوٹتے ٹوٹتے' ٹوٹتے ہیں۔ دوسری طرف جڑتے جڑتے' جڑتے ہیں۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ ایک انسان نیک متقی ہو اور نیت یہی ہو کہ وہ ذکر سے اپنے رب کو کمائے مگر دنیا کے تعلق پھر حملہ کر کے بار بار اس پر یورش کرتے ہوں اور اسے غافل کر دیتے ہوں۔ لیکن ایک جہاد کی ضرورت ہے ایک ایسے جہاد کی جس کے لئے آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو مستعد کر لیں اور یاد رکھیں کہ یہ حملوں کے مقامات ہیں پس جس کو بازار میں خدا یاد آتا ہو اس کی نیکی اس لئے زیادہ ہے کہ اسے (بیت الذکر) میں بازار کیسے یاد آ سکتا ہے۔ اس کی تو یہ شان ہے کہ جہاں دنیا بھول جاتی ہے وہاں اس نے خدا کو یاد رکھا تو جہاں جاتے ہی خدا کو یاد کرنے کے لئے ہیں اس بے چارے کو وہاں کہاں بازار میں یاد آ جانا ہے۔ اس لئے یہ اس کنارے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر عمومًا نفسیاتی کیفیتوں کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جو نیکی ہے وہ یقینًا بہت بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ پس یہ کوئی مبالغہ (۔) نہیں ہے (۔) ایک نیکی کو ہزار نیکی کہا جائے تو ہرگز بعید نہیں ہے۔

پھر اس کے ساتھ جو مزید عنایت ہے وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا۔ (۔) ایسے بازار کی بات ہو رہی ہے جہاں لوگوں کے دل میں خدا کا خیال ہی نہیں گزرتا تو اس کے مطابق خدا کی شان مغفرت اس طرح ظاہر ہوتی ہے فرماتا ہے میں تمہارے سے ایسے بخشش کا سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا خیال بھی نہیں جا سکتا۔ جہاں کسی انسان کا خیال نہیں جا سکتا تھا تم نے مجھے یاد کیا۔ اب میں تم سے وہ سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا' تمہارا بھی' خیال نہیں جا سکتا کہ میں کیسے کیسے تم سے مغفرت کا سلوک فرماؤں گا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں انسان اگر اپنے گناہوں پر نظر ڈال کر دیکھے تو پورے گناہوں پر اس کا احاطہ ہی نہیں ہو سکتا۔ زندگی کا اکثر حصہ ایسا ہے جس میں کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ ساری چیزیں جو نظروں سے اوجھل تھیں وہاں ان کے لئے استغفار کر ہی نہیں سکا۔ جب استغفار کرتا ہے تو بعض موٹے موٹے گناہ' بعض بڑی بڑی غلطیاں اور خاص طور وہ جو تازہ ہوں اور ان سے بھی بڑھ کر وہ جن کے پکڑے جانے کا خطرہ ہو وہاں تو انسان خوب استغفار کرتا ہے لیکن جہاں دنیا کی نظر میں نہ پکڑا گیا ہو اور خدا کی پکڑ کی نظر باقی ہے وہاں دل میں وہ جوش ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اکثر لوگ عمومًا استغفار کے لئے اس وقت لکھتے ہیں جس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ جب ابھی دنیا کی پکڑ کا خوف ان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہوتا ہے۔ ایسا گھبرا گھبرا کر پھر خط لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور اگر ان کو یقین ہو جائے کہ دنیا معاف فرما دے گی تو پھر وہ جو اللہ کے لئے بخشش کی بے حد طلب پیدا ہوئی ہے وہ نرم پڑ جائے گی۔ یعنی شکر ہے (۔) بات ٹل گئی اب تو اللہ معاف فرمائے نہ فرمائے یعنی منہ سے تو نہیں کہیں گے لیکن اپنی نفسیاتی کیفیت کا جائزہ لیں تو بات تو یہی بنتی ہے اس کے سوا بات کوئی نہیں ہے۔ تو ان کے لئے بھی دعا تو کی جاتی ہے لیکن یہ بھی دعا ہوتی ہے اللہ ان کو مستقل اپنی مغفرت کی طرف متوجہ فرما لے اور وہ گناہ جن میں دنیا کی پکڑ سے بچ نکل چکے ہیں جو ماضی کا حصہ بن چکے ہیں ان میں بھی یہ خدا کی طرف مغفرت کے لئے مائل ہوں اور استغفار کریں۔

بہر حال ذکر الٰہی کا جو بازار سے تعلق تھا (۔) اس میں ذکر الٰہی کے تعلق میں بہت ہی گہرا اور پیارا مضمون ہے اور اس کا بخشش سے تعلق بھی ظاہر فرمایا گیا ہے کہ ذکر الٰہی کا بخشش سے ایک تعلق ہے۔

(از خطبہ فرمودہ 25 مارچ 1994ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو۔ اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے اگر ایک انسان دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال (عبادت) اور دعا کا ہے۔ اس طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے اگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یا اگر اس میں سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہو گا۔ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا۔ غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب وہ اس حد تک پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہنچے وہ تو اچھے نہیں کہلاتے۔ اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ

والدین متمنی ہوتے ہیں صحیح تربیت اولاد کے بچے بڑے ہو رہے ہوں تو وہ چاہتے ہیں کہ سکول بھی اچھے ملیں اور اس سے بھی بڑھ کر' ماحول بھی' ماحول کی پاکیزگی اس سے بہتر کہاں میسر آ سکتی تھی کہ قادیان دارالامان کو مسکن بنایا جائے۔ یہی سوچ محرک بنی اس پلاننگ کی جو والد محترم ڈاکٹر میاں محمد اشرف نے اپنی اولاد کے لئے کی قادیان میں گھر بنایا جائے زمین تو حاصل کر لی گئی مگر مکان کھڑا کرنا ایک تنخواہ دار فرد کے لئے اتنا آسان نہیں تھا۔ دارالشکر کی کمیٹی میں حصہ ڈالا گیا۔ قرعہ فال اس دعاگو انسان کے نام نکل آیا۔ اس میں کچھ اندوختہ ملا کے مکان کھڑا ہو گیا۔ لیکن عمارت مہیا کر دینا ہی کافی نہیں تھا۔ یہ تربیتی پروگرام ایک اور قربانی کا متقاضی تھا۔ بچوں کی نگرانی کون کرے گا۔ ظاہر ہے والدہ سے بہتر اور کون موزوں ہو سکتا ہے والدہ محترمہ (جن کا نام آمنہ تھا) نے اپنی اولاد کی بہتری کے لئے بخوشی یہ قربانی کرنا منظور کیا۔ گویا اپنے میاں سے وقتی علیحدگی بچوں کی ذمہ داریاں۔ ایک اکیلی عورت پانچ بچوں کی نگرانی بھی کرے۔ ایک بہت بڑے مکان میں ان کو تحفظ بھی دے اور سب گھریلو ذمہ داریاں بھی سنبھالے۔ دو کنال میں تعمیر کردہ مکان (گو قدرے نامکمل) ایسا کہ نہ ملحقہ کوئی مکان نہ ہمسایہ (جس کو بوقت ضرورت آواز دی جا سکے)۔ مگر اللہ ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا۔ اور اللہ یوں بھی ساتھ تھا کہ مکان کی دیوار ملحقہ دارالبرکات کی بیت سے ملتی تھی۔ لیکن اتنا بڑا صحن جس میں سے بے شمار پھلدار درخت' والد محترم کے ذوق کے آئینہ دار' دن کو بڑا ہی دلکش نظارہ مگر رات کو سرسراتے پتوں اور سرگوشیاں کرتی شاخوں میں نہ جانے کیا چھپا ہو۔ خوف کے سائے رینگتے ہوئے۔ ڈر مسلط ہوتا ہوا۔ سردیوں کی راتیں۔ بھیانک راتیں۔ بھائیں بھائیں کرتی راتیں تو اور بھی خوفزدہ کر دیتیں۔ ایسی ہی ایک رات تھی عشاء کی عبادت ختم ہو چکی تھی۔ مجھے (جو اس وقت نویں جماعت کا طالب علم تھا) ڈرائنگ روم سے (جہاں صحن میں سے گزر کے جانا پڑتا) ایک کتاب کی ضرورت تھی۔ ابھی اندھیرے کمرے میں قدم رکھا ہی تھا۔ کہ ایک ڈراؤنی آواز نے استقبال کیا۔ میری تو ہوائیاں اڑ گئیں۔ الٹے پاؤں بھاگا۔ ڈر اور خوف سے ہراساں۔ کون ہے جو اس انجانے خوف کا مقابلہ کرے گا۔ اس نامعلوم "اجنبی" کے سامنے ڈٹ جائے گا؟ والدہ محترمہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہچکچائیں۔ انہیں اپنے بیٹے پہ مسلط ہوتے ہوئے خوف کو دور کرنا ہے۔ انہیں بہادری کا سبق بھی دینا ہے اور ہر مشکل میں اپنے بچوں کی حفاظت بھی کرنی ہے انہوں نے نہ ہمسایہ کو پکارنے کا سوچا (صدر محلہ جن کا مکان کچھ فاصلہ پر تھا) نہ اس سرد' خاموش' بھیانک رات میں ایک نامعلوم آواز اور ممکنہ چور۔ ڈاکو سے خوفزدہ ہوئیں۔ نہ پاؤں ڈگمگائے نہ چہرے پہ خوف مسلط ہوا۔ صرف ان کے لب ہلے۔ غالباً کوئی دعا پڑھی اور پھر مردانہ وار میرا ہاتھ پکڑ کے ڈرائنگ روم کی طرف چل دیں' کمرے کی بجلی جلائی۔ کمرے اور ملحقہ غسلخانے کا بڑے اطمینان اور اعتماد سے جائزہ لیا۔ وہاں تو کچھ بھی نہ تھا۔ اپنے بیٹے کی یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ غالباً بیت میں دیر سے عبادت ادا کرنے والے گزر رہے ہوں گے جن کی آواز باعث پریشانی ہوئی۔ کتنی دلیری کا مظاہرہ کیا میری ماں نے۔ کتنی دلیر تھیں۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والی اس یقین سے پر کہ قادیان تو دارالامان ہے پھر خوف کاہے کا۔ یہ احساس ذمہ داری بھی کہ بچوں کے ذہنوں سے انجانے خوف اور ڈر کے اثر کو زائل بھی کرنا ہے مبادا اندھیرے کا ڈر ان پر ہمیشہ کے لئے مسلط ہو جائے۔ اس لئے بڑی بے خوفی سے اور پر اعتماد طریق سے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ بہت کم عورتیں ان حالات میں سینہ سپر ہوں گی۔

قادیان میں رہائش کی مشکلات کے باوجود انہوں نے اسے بھی ایک انعام سمجھا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ یہ وہ پاک بستی ہے جہاں حضرت بانی سلسلہ کے اہل خانہ قیام پذیر ہیں۔ اس لئے محترمہ اماں جی اکثر حضرت امام جماعت الثانی کے گھروں میں جاتیں' کبھی اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتیں کبھی حضرت سیدہ ام طاہر کی محفل سے بہرہ مند ہوتیں۔ کبھی کسی دوسرے حرم محترم کے ہاں خدمت بجالاتیں۔ گھر آتیں تو انتہائی خوشی کا اظہار کرتیں۔ ایک روز بتلایا کہ حضرت امام الرابع کے متعلق ان کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ ام طاہر نے اس شدید خواہش کا اظہار کیا کہ "طاہری" ڈاکٹر بنیں۔ راقم نے حضرت امام الرابع کے مسند امامت پہ متمکن ہونے پہ یہ روایت لکھ بھیجی۔ اور یہ اضافہ بھی کیا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی والدہ محترمہ کی خواہش کی تکمیل اور استجابت دعا نے کچھ ایسا رنگ دکھلایا کہ آپ علم الادیان اور علم الابدان کے ماہر بھی ٹھہرے اور ایک ایسے عظیم ڈاکٹر بنے کہ انسانوں کی جسمانی بیماریوں کے معالج بھی ہوئے اور روحانی بیماریوں کے بھی' اور دائرہ اتنا وسیع کہ دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ایک عظیم ماں کی عاجزانہ دعاؤں کا ثمر' جو عدیم المثال ہے۔ یہ تو تھیں ایک عظیم ماں۔ مگر ذکر ہو رہا ہے راقم کی والدہ کا وہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں اور آج جو کچھ اس خاکسار کو حاصل ہے وہ اس مادر محترم کی دعائے نیم شب کے نتیجے میں ہی ہے۔

ذکر ہو رہا تھا والدہ محترمہ کا حضرت صاحب کے گھروں میں خدمت بجالانے کا۔ جب بھی آپ وہاں سے لوٹتیں ان کے چہرے پر ایک خوشی چھلک رہی ہوتی۔ اور وہ اکثر اس خوش بختی کا اظہار کرتیں جو اس گھرانے کی قربت سے انہیں نصیب ہوئی۔

قادیان کا جلسہ سالانہ آتا تو ہم سب باورچی خانہ میں (جو خاصا بڑا تھا) اپنا بستر جما لیتے۔ اور باقی مکان مہمانوں کے سپرد ہو جاتا۔ اماں جی مہمانوں کی خاطر مدارات میں ہمہ تن مشغول ہو جاتیں۔ بڑی ہی خوشی اور مستعدی سے مہمانوں کا ناشتہ تیار کرتیں۔ ان کے پراٹھے اتنے پسند کئے جاتے کہ مہمان بس کھاتے ہی جاتے مگر ان کے چہرے پہ نہ تھکن نہ پریشانی' رفتار اور تیز کر دیتیں اور پراٹھے بناتی ہی چلے جاتیں' مہمانوں کے بستر بھی صاف ہوں' ان کی ہر آسائش کا بھی خیال۔ بعض اوقات چھوٹے بچوں کی بھی یلغار ہوئی (ایک بار غیر از جماعت عزیزوں کی) اور ان سے متعلق مختلف فرمائشیں بھی بخوشی پوری کیں۔ غرض جلسہ کے ایام خوشی کے ایام۔ مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی سمیٹنے کے دن۔

قادیان نے ایک انمٹ نقش ان کے ذہن پہ چھوڑا۔ ایک صبح بیدار ہوئیں تو بہت مسرور تھیں۔ کیونکہ رات انہیں یہ ارشاد الٰہی (اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو کہہ کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں) ایک بڑے فریم میں لگی ہوئی دکھلائی گئی۔ یہ تھی اللہ تعالیٰ کی قربت کی نوید۔ دعاؤں کی قبولیت کی اطلاع۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی التجائیں سن لیں' ان کی قربانی قبول ہوئی ان کو قربت کے انعام سے نوازا گیا۔ یہ منظر ان کے ذہن پہ کچھ ایسا نقش ہوا کہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتیں اور اپنی خوش بختی پہ ناز کرتیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا انعام عطا فرمایا جس کے سامنے دنیاوی چیزیں ہیچ ہیں۔ یہ ان کی قادیان کی رہائش کا انعام تھا۔ اپنے میاں سے وقتی علیحدگی اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے قربانی کے لئے ایک تمغہ۔ ایک جگمگاتا ہوا میڈل۔ ایک تسکین بخش انعام۔

چھٹیوں میں ہم سب اپنے والد محترم کے پاس علی وال جاتے۔ نہروں کا سنگم۔ آموں کا جھرمٹ۔ اچھلتے کودتے پانیوں کے نظارے۔ نہایت خوبصورت مقام۔ قادیان سے بس 17 میل کے فاصلہ پر۔ والد محترم علماء سلسلہ کی عزت بھی کرتے اور ان کی مہمان نوازی کے خواہاں بھی رہتے۔ ایک دور کے گاؤں میں شریک جلسہ علماء کو اپنے گھر لائے اور دعوت کا اہتمام کیا۔ مگر اس دعوت کا اصل ثواب تو والدہ محترمہ کے حصہ آیا۔ اپنے ہاتھوں سے پر تکلف کھانے پکائے اور بہت خوش ہوئیں۔ اسی طرح ایک احمدی فیملی معمولی واقفیت کی بنا پر آن پہنچی۔ بجائے کبیدہ خاطر ہونے کے اماں جی بخوشی ان کی خاطر مدارات میں مشغول ہو گئیں۔ کھانوں کے علاوہ بستروں پر نئی چادریں بچھائیں۔ جو مجھے یاد ہے بے تکلف بچوں کی بے تکلفی سے ان کے پاؤں سے نشان زدہ ہو گئیں۔ مگر اماں جی کے لبوں پہ نہ حرف شکایت آیا نہ ماتھے پہ شکن۔ مہمانوں کی تواضع کو فرض ہی نہ سمجھا بلکہ خدمت میں خوشی بھی۔

اور پھر ایک حادثہ ہوا۔ والد محترم ابھی سروس میں ہی تھے (اس زمانے میں 55 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ ہوتی تھی) کہ مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ موت اور بے وقت موت نہایت ہی پریشان کن ہوتی ہے۔ اور وہ جس کا تاج و تخت چھن جائے اس کے لئے کتنی تکلیف دہ۔ مگر مجھے نہیں یاد کہ ہماری والدہ نے آنسو بہائے ہوں۔ شاید روئی تو ہوں گی لیکن بچوں کے سامنے انہوں نے مکمل ضبط کا مظاہرہ کیا۔ چہرے پہ غم کی لکیریں مگر بچوں کے سامنے غم کے سیلاب پہ مضبوط بند۔ ایک مشکل کام مگر ایک نہایت ہی اعلیٰ مثال۔ اور پھر گھر سے بے گھر ہونا۔ نئی جگہ۔ محدود آمدنی۔ دو بچیوں کی تعلیم' تین کی شادیاں اور کئی اور مسائل درپیش۔ لیکن انہوں نے کمال دانشمندی سے ان سب کو احسن طریق پہ نمٹایا۔ بچیوں کے کالج جانے کے لئے تانگہ کا انتظام۔ بچوں کی صحت کے لئے ہر روز پھل کا ہونا۔ اچھی صاف ستھری' توانائی بخش خوراک اور صاف ستھرے کپڑے۔ سب ذمہ داریاں انہی کی تھیں۔ ایک طرف غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور دوسری جانب اتنی ذمہ داریاں سپرد ہو گئیں۔ مگر انہوں نے نہ آہ و بکا کی نہ گلہ شکوہ۔ ہر بات کو احسن رنگ میں نبھایا۔ میں سوچتا کہ انہیں ہر گام پہ ہمارے والد محترم کی یاد ستاتی ہو گی۔ اور نہ جانے وہ چھپ چھپ کے کتنا رو بھی لیتی ہوں گی (انہوں نے اپنا علیحدہ کمرہ مخصوص کر رکھا تھا) مگر بچوں کے سامنے انہوں نے قطعاً ایسا اظہار نہیں کیا۔ خود کامل صبر اور راضی برضائے الٰہی کا مظاہرہ کیا تا ان کے بچوں کو پریشانی نہ ہو۔ کتنا مشکل ہے یہ کام مگر وہ انتہائی صابر و شاکر خاتون تھیں۔ صبر و شکر کا عظیم مظاہرہ کر گئیں۔ اور پھر اپنی صلاحیتوں کو فقط اپنے تک محدود نہ رکھا۔ محلہ داروں کے غم اور خوشی میں شریک ہوئیں اور ان کے مسائل حل کرنے میں ممد۔ اس لئے ہر ایک سے عزت پائی اور واجب الاحترام ٹھہریں۔ بچوں کی دلداری اور بہتری کا اتنا خیال کہ اپنی بیماری بھول جاتیں۔ اور ہر قسم

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان میں طالبان

افغانستان میں طالبان ملیشیا نے اپنے زیر قبضہ علاقوں میں علیحدہ کرنسی رائج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ طالبان نے اس سلسلہ میں پشاور کوئٹہ جلال آباد اور کابل میں کرنسی کا کاروبار کرنے والے سرکردہ افراد سے مذاکرات کئے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق طالبان کو اس وقت افغانستان کے 29 انتظامی علاقوں میں سے 14 میں بالادستی حاصل ہے۔ علیحدہ کرنسی کے اجراء کے بعد ان علاقوں کو عملاً افغانستان سے الگ حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ بعض ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان اس علاقے کو افغانستان کی حکومت کا حصہ نہ سمجھتے ہوئے اس سے بالواسط معاملات طے کر رہا ہے۔ ادھر کابل میں موجود سفارت کاروں کے مطابق کابل حکومت طالبان سے بغاوت کر کے حکومت افغانستان سے مل جانے والے پائلٹوں کو وسیع رقم کی پیشکش کر رہی ہے۔

چنانچہ طالبان سے منحرف ہو کر افغان حکومت کے ساتھ مل جانے والے پہلے پائلٹ کا کہنا ہے کہ وہ اب ہم وطنوں کے خلاف مزید جنگ نہیں کر سکتا۔

OOO

حزب اللہ اور اسرائیل میں قیدیوں کا تبادلہ

ایک اسرائیلی اخبار کی اطلاع کے مطابق گزشتہ روز لبنان کے حزب اللہ مجاہدین اور اسرائیل کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ حزب اللہ مجاہدین اور اسرائیل کے درمیان قیدیوں کا یہ تبادلہ جرمنی شام اور ایران کی کوششوں سے ہو رہا ہے۔

ادھر بیروت میں حزب اللہ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی تنظیم کا اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔

بیت المقدس کے فلسطینی اخبار "ال نہا" نے رپورٹ دی ہے کہ اسرائیلی حکومت کی جانب سے فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی کی وجہ سے ہزاروں فلسطینی روزگار سے محروم ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں کے ہزاروں فلسطینی ہر روز صبح کام کرنے کے لئے اسرائیل کی سرحد میں جاتے ہیں اور وہاں پر محنت مزدوری وغیرہ کرتے ہیں اور شام کو یہ لوگ واپس آجاتے ہیں۔ اخبار نے بتایا ہے کہ ان بے روزگار فلسطینی افراد میں طلاق کی شرح بڑھ گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بے روزگاری کی وجہ سے فلسطینی مرد اپنے گھروں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ فروری 96ء میں فلسطینیوں کے خودکشی سکواڈ کے بم دھماکوں کی وجہ سے ہونے والے بم دھماکوں کی وجہ سے اسرائیلی حکومت نے فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی کر دی تھی۔

اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کو روزگار کے لئے آنے سے روکنے کی یہ کوئی پہلی کارروائی نہیں جب بھی اسرائیل میں بموں کے دھماکے ہوتے ہیں یا انتہاپسند تنظیمیں کوئی تشدد کی کارروائی کرتی ہیں تو اسرائیلی حکومتیں اپنی سرحدیں بند کر دیتی ہیں جس سے فلسطینیوں کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان میں سے بیشتر روزانہ محنت مزدوری کر کے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل نے اس ناکہ بندی میں قدرے نرمی کی ہے اور ایک محدود تعداد میں فلسطینیوں کو اسرائیل جانے کی اجازت دی ہے۔ ٹی وی پر دکھائے جانے والی رپورٹوں میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح فلسطینی عورتیں سروں پر ٹوکریاں اٹھائے بڑی تیزی سے گویا بھاگتے ہوئے اسرائیلی حدود میں داخل ہوتی ہیں۔ اور جابجا ان کی تلاشی لی جاتی ہے اور پھر ان کو کام پر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتیں۔ مجھے امریکہ جانے کے لئے سکالرشپ ملا۔ ذیابیطس کی مریضہ تو تھی۔ اور کسی وقت یہ بیماری کاربنکل کی شکل بھی اختیار کر جاتی۔ اس حالت میں میرا گھر سے ڈیڑھ۔ دو سال کے لئے باہر رہنا یقیناً ان کی ذمہ داریوں میں اضافہ کا موجب بنتا۔ بلکہ ان کی بیماری میں بھی شدت کا خدشہ ہو سکتا تھا مگر میری بہتری کے لئے ایک لحہ کے لئے بھی نہیں ہچکچائیں' اور بخوشی اجازت دے دی' بعد میں بیماری شدت بھی اختیار کر گئی مگر مجھے پس اشارۃً ہی لکھتیں۔ کبھی اپنی پریشانی کا اس لئے اظہار نہیں کیا کہ دور بیٹھے ہوئے بیٹے کے لئے باعث پریشانی نہ ہو' کتنی شفیق تھی میری والدہ! کتنا پیار کرنے والی! کتنی قربانی کرنے والی!

میری عدم موجودگی میں میری چار سالہ بچی کوٹھے سے گری اور پھر ہمارا ساتھ چھوڑ گئی۔ والدہ محترمہ کو یہ دکھ بھی دیکھنا پڑا مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کہ بیٹے کو یکدم صدمہ نہ پہنچے۔ بڑا نفسیاتی طریق اختیار کیا۔ ایک خط میں حادثہ کی اطلاع دی تا صدمہ یکدم اور شدید نہ ہو۔ اور پھر دوسرے خط میں گڑیا کے ہم سب سے منہ موڑ کے چلے جانے کی اطلاع۔ خود تو ایک پھول سی بچی کو کملاتے ہوئے دیکھا۔ اس کی جان بچانے کے لئے بھاگ دوڑ کی۔ اور پھر اپنے ہاتھوں میں ان نرگسی آنکھوں کو ہمیشہ کے لئے بند ہوتے ہوئے دیکھا۔ کتنا دکھ' کتنا صدمہ' لیکن کوشش یہی کی کہ بیٹے کو یکدم صدمہ نہ پہنچے۔ کتنی ہمدرد تھیں۔ کتنی شفیق۔ بڑی ہی پیاری ماں'

اور آخری سین نہ میں بھولا ہوں نہ بھول سکتا ہوں' ذیابیطس کی مریضہ تو تھیں ہی' آخر میں فالج بھی حملہ آور ہو گیا۔ میرا تبادلہ سکھر ہو گیا۔ ساہیوال چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں۔ مگر میرے ساتھ سکھر گئیں۔ انسان جب بالکل لاچار ہو جائے تو دوسروں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور آخر وہ جنہوں نے سب کو سہارا دیا' سہارے کی محتاج ہوئیں' اللہ بھلا کرے میری بیوی کا کہ اس نے یہ فرض خوب نبھایا۔ قدرے بہتر ہوئیں تو بضد ہوئیں ساہیوال جانے کے لئے' کیونکہ وہاں میری ہمشیرہ تھیں (اب وہ اللہ کو پیاری ہو چکیں) طبیعت قدرے بہتر ہو گئی۔ لیکن یکدم ایک اور بھرپور حملہ ہوا۔ زبان بند ہو گئی۔ اور ہسپتال میں داخل ہو گئیں' میں بھاگم بھاگ سکھر پہنچا کچھ روز کے لئے خدمت کا موقعہ ملا' مگر وائے مجبوریاں' واپس جانا پڑا۔ جانے سے قبل میں نے ایک گلاس میں دودھ پیش کرنا چاہا۔ گرم دودھ کو اسی انداز میں دو گلاسوں میں الٹ سلٹ کیا جس طرح وہ دودھ ٹھنڈا کر کے مجھے دیا کرتی تھیں۔ بول تو سکتی نہ تھیں۔ مگر ان کی آنکھیں زبان بن گئیں۔ کتنی محبت سے انہوں نے میری جانب دیکھا۔ آنکھوں میں یکدم ایک چمک آگئی۔ خوشی جھلکنے لگی۔ وہ محبت کی ادا جو انہوں نے اپنائی تھی وہ محبت کی چنگاری جو انہوں نے سلگائی تھی۔ آج ان کا بیٹا بھی سلگا رہا ہے۔ ان کے نقش قدم پہ چل رہا ہے۔ ان کی آنکھیں چمک اٹھیں فرط محبت سے۔ بیٹے کے لئے محبت کا بے پناہ اظہار ایک خاموش اظہار وہ محبت بھری آنکھیں مجھے آج بھی دیکھتی ہوئی معلوم دیتی ہیں۔ وہ محبت آج بھی نچھاور ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ اے میری پیاری ماں! اے مجسم محبت وجود۔ اللہ کرے جب پھر ملاقات کا وقت آئے تو آپ کی آنکھوں میں وہی خوشی کی چمک ہو وہ محبت کی مٹھاس۔ اور اللہ کرے آپ جنت کی روشنیوں میں۔ اللہ کی رحمت کے سایہ میں اس کی شفقت اور رحمت کے مظاہرے دیکھیں۔ اور اے کاش جب میرا وقت رخصت آئے تو آپ کے قدموں میں جگہ مل جائے'

اے خدا بر تربتِ اُو ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30676 میں ارشد محمود خان ولد ناصر محمود خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/20 دار النصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 1/20 برقبہ 10 مرلہ واقع دار النصر شرقی ربوہ مالیتی۔/300000 روپے جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ارشد محمود خان 1/20 دار النصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 طارق محمود خان برادر موصی گواہ شد نمبر2 شاہد محمود خان برادر موصی۔

مسل نمبر 30677 میں نفیس احمد عتیق ولد رفیق احمد قریشی قوم شیخ قریشی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نفیس احمد عتیق ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد خان دہلوی وصیت نمبر 11016 گواہ شد نمبر2 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ

جلسہ سالانہ یو کے کا پروگرام

اس دفعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ ہوگی- خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جس کا سارے کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگا- جماعت احمدیہ عالمگیر کی غیر معمولی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اس غیر معمولی واقعہ پر ہر احمدی کا دل خدا کے حضور جذبہ تشکر سے سربسجود ہے-

حضرت صاحب کے پروگرام

اس جلسہ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جو تقاریر، مجلس سوال و جواب وغیرہ لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی ان کی تفصیل (پاکستانی وقت کے مطابق) درج ذیل ہے-

جمعہ 26- جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

8-00 حضرت صاحب کا افتتاحی خطاب

12-00 (رات) مجلس سوال و جواب- اردو

ہفتہ 27- جولائی 1996ء

3-45 (سہ پہر) مستورات کے جلسہ سے حضرت صاحب کا خطاب

8-20 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب- (جلسہ کا دوسرا دن)

اتوار 28- جولائی 1996ء

3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

5-00 عالمی بیعت

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ یو کے کے پروگرام

26-28 جولائی 1996ء

چونکہ اس بار جلسہ سالانہ کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو نشر ہوگا اس لئے ذیل میں مکمل پروگرام کی تفصیل دی جا رہی ہے-

جمعہ 26- جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

7-30 تلاوت کلام الٰہی- اردو ترجمہ- اردو نظم

8-00 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب دعا

12-00 (رات) اردو مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 27- جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت- اردو ترجمہ- اردو نظم

2-15 تقریر بر موضوع کلام الٰہی- از سلیم احمد ملک صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ- یو کے

2-40 سیرۃ حضرت بانی سلسلہ "تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں" از مولانا عطاء المجیب صاحب راشد- امام بیت الفضل لندن

3-10 تربیت اولاد کے سنہری اصول- از آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یو کے

3-40 نظم

3-45 جلسہ مستورات سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب

وقفہ

8-00 (رات) تلاوت- اردو ترجمہ- اردو نظم

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 28- جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت- اردو ترجمہ- اردو نظم

2-15 سیرۃ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم- بچوں اور اہل خانہ سے حسن سلوک از مکرم زاہد خان- صدر جماعت جلنگھم

2-40 دعوت الی اللہ کی اہمیت اور موجودہ وقت میں اس کی ضرورت از مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب- صدر مجلس انصار اللہ یو کے-

3-10 معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر

3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

5-00 عالمی بیعت

وقفہ

8-00 (رات) تلاوت- اردو ترجمہ- اردو نظم

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

دعا

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اولمپکس میں پاکستان کے ہاکی میچوں کا شیڈول

24- جولائی، پاکستان بمقابلہ جرمنی
26- جولائی، پاکستان بمقابلہ بھارت
28- جولائی، پاکستان بمقابلہ ارجنٹائن
31- جولائی، پوزیشنوں کے میچ
یکم اگست، پوزیشنوں کے میچ
2- اگست، گولڈ اور براؤن میڈل کے لئے میچ

اٹلانٹا میں عورتوں کے ہاکی میچ میں سپین نے دفاعی چیمپئن آسٹریلیا کو صفر کے مقابلے میں چار گول سے ہرا دیا- جنوبی کوریا نے برطانیہ کو صفر کے مقابلے میں پانچ گول سے اور جرمنی نے ارجنٹائن کو دو گول سے ہرا دیا امریکہ اور ہالینڈ کا مقابلہ ایک ایک گول سے برابر رہا-

اٹلانٹا اولمپکس میں سپین کی ہاکی ٹیم نے پاکستان کو صفر کے مقابلہ میں 3 گول سے ہرا دیا میچ کے پہلے ہاف کے 20ویں منٹ میں سپین کی ٹیم کو پاکستان کے خلاف پہلا پینلٹی کارنر ملا جس پر گول نہ ہو سکا مگر 21ویں منٹ میں ملنے والے دوسرے پینلٹی کارنر کا سپین کی ٹیم نے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلا گول کر دیا- پاکستان کی ٹیم کو سپین کے خلاف 4 پینلٹی کارنر ملے مگر وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکی سپین نے پاکستان کے خلاف دوسرے ہاف میں تیسرا گول کیا حریف ٹیم نے اپنا کھیل شروع سے آخر تک انتہائی تیز رکھا تاہم وہ میچ کے دوران پینلٹی سٹروک پر چوتھا گول کرنے میں ناکام رہی قومی ٹیم نے مجموعی طور پر مایوس کن کھیل کا مظاہرہ کیا-

لارڈز ٹیسٹ انگلینڈ کرکٹ ٹیم نے پاکستان کے خلاف لارڈز کے گراؤنڈ میں کھیلے جانے والے پہلے ٹیسٹ میچ کے لئے اپنی 14- رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے اس 14 رکنی ٹیم میں کپتان مائیک ایتھرٹن، ایلس سٹیورٹ، ناصر حسین، گراہم تھوپ، گراہم ہک، مارک ایلم، جیک رسل، کرس لیوس، ڈومینک کارک، ایلن مولائی، آئین سیلبری، نک نائٹ، اور سیمن براؤن شامل ہیں- ٹیم میں بائیں ہاتھ فاسٹ باؤلر سیمن براؤن کی شمولیت حیران کن ہے- 27 سالہ سیمن- آئن بوتھم کے بعد انگلینڈ کے دوسرے باؤلر ہیں جن کی ٹیم میں اچانک شمولیت ہوئی واضح رہے کہ یہ میچ 25 جولائی سے شروع ہوگا- اس سلسلے میں پاکستان کی کرکٹ ٹیم اپنے دورہ انگلینڈ کا پہلا ٹیسٹ 25 جولائی کو کھیلے گی اور 72 روزہ دورہ [illegible] ٹیسٹ اور بعد ازاں 3 ایک روزہ میچ بھی کھیلے جائیں گے- دوسرا ٹیسٹ 8- اگست اور تیسرا ٹیسٹ 22- اگست کو شروع ہوگا-

پاکستانی کرکٹ ٹیم کا انگلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھنے کا یہ دسواں موقع ہے اس قبل کھیلی گئی 9 سیریز میں سے پاکستان کو صرف 2 میں کامیابی حاصل ہو سکی جبکہ 5 سیریز انگلینڈ نے جیتی ہیں اور 2 سیریز ڈرا ہوئی ہیں یہاں کھیلے گئے 31 میچوں میں سے پاکستان نے صرف 5 میچ جیتے ہیں جبکہ 13 [illegible]- ڈرا ہونے والے ٹیسٹ میچز کی تعداد 16 رہی 1987ء اور 1992ء کی ٹیسٹ سیریز پاکستان کے لئے انتہائی خوشگوار رہی- دونوں ملکوں کے درمیان پہلی ٹیسٹ سیریز 1954ء میں کھیلی گئی تھی-

---

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ ڈاکٹر نزہت بشیر صاحبہ وحدت پارک لاہور کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے (ان کی آنکھ میں کالا موتیا تھا) اسی طرح شدید کمر درد رہتی ہے- احباب سے کامل شفایابی اور بینائی کی بحالی کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم لیاقت علی صاحب ولد محمد یوسف صاحب ملازم واپڈا مورخہ 96-5-11 کو دوران ڈیوٹی بجلی کا جھٹکا لگنے کی وجہ سے انتقال کر گئے- انہوں نے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں- یاد رہے کہ آج سے تقریباً تین سال قبل ان کے بڑے بھائی شوکت علی صاحب ملازم واپڈا بھی اسی طرح دوران ڈیوٹی بجلی کا جھٹکا لگنے سے 93-7-27 کو رحلت کر گئے تھے- لیاقت علی ہر دو خاندانوں کا واحد کفیل تھا- احباب جماعت سوگوار خاندانوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ورثاء کا خود حافظ و ناصر ہو- اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

○ مکرم چوہدری کریم بخش صاحب آف چک نمبر 296 ج- ب جفاپور گوجرہ 30- جون 96ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے- یکم مئی کو مربی صاحب چک نمبر 297 نے جنازہ پڑھایا اور تدفین عمل میں آئی- اور بعد ازتیاری قبر مربی صاحب نے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ائرپورٹ پر بم کے ایک زبردست دھماکے سے 9- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 55 زخمی ہوئے۔ یہ دھماکہ لاؤنج میں بنچ کے نیچے ہوا۔ دو ائرلائنوں کے دفاتر۔ ڈاک خانہ۔ امیگریشن آفس اور پی سی او تباہ ہو گیا۔ مسافروں کے اعضاء کٹ کر دور جاگرے۔ ایک بدقسمت کا سر سڑک پر جاگرا۔ لوگ چیختے چلاتے باہر کو بھاگ نکلے۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ خوفناک دھماکہ سے لاؤنج کا بڑا حصہ اور ملحقہ دفاتر تباہ ہو گئے۔ لاشوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ کسی ائرپورٹ پر اپنی نوعیت کی یہ پہلی واردات ہے۔ ہوائی اڈے کی عمارت کو سیل کر دیا گیا۔ اور پروازیں معطل کر دی گئیں۔ لاؤنج کے برآمدہ میں پتھر کی کرسی کے نیچے بریف کیس میں رکھا ہوا بم دوپہرے ساڑھے بارہ بجے پھٹا۔ پوری عمارت کے شیشے ٹوٹ گئے اردگرد کی عمارتیں لرز اٹھیں۔ حادثے کے وقت پی آئی اے کی فلائٹ کراچی جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ دھماکہ کے بعد تمام مسافروں اور ان کے سامان کی دوبارہ تلاشی لے کر کلیرنس دی گئی دھماکے کے وقت برآمدے میں مسافروں کو چھوڑ کر آنے والوں اور خوش آمدید کہنے والوں کا رش تھا۔

○ لاہور ائرپورٹ پر بم دھماکے کی اطلاع ملتے ہی گورنر' وزیر اعلیٰ اور فوج کے کور کمانڈر فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ وزیر اعلیٰ اے ایس ایف (ائرپورٹ سیکیورٹی فورس) کے کمانڈر پر برس پڑے۔ "یہ واقعہ غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے واقعہ کس کی ذمہ داری ہے؟ تمام گاڑیاں چیک کیوں نہیں کرتے؟" کمانڈر نے جواب دیا کہ صرف 33 فیصد گاڑیاں چیک کرنے کی ہدایت ہے۔ ائرپورٹ مینجر نے بھی ذمہ داری اے ایس ایف پر ڈال دی۔ کور کمانڈر لاہور نے کہا کہ کنٹونمنٹ ایریا میں واقعہ فوج کی ذمہ داری نہیں۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے بم دھماکے میں ہلاک ہونے والوں کے لئے 30 ہزار اور ہر زخمی کو 10 ہزار روپے بطور معاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے سیول سے دھماکہ کی تفصیلات معلوم کیں۔ وزیر داخلہ نے بھی گورنر اور وزیر اعلیٰ سے تفصیلات معلوم کیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کسی تنظیم نے اس بم دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

○ صدر اور وزیر اعظم نے بم دھماکے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ذمہ داروں کو جلد از جلد گرفتار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ گورنر سروپ نے کہا ہے کہ اس دھماکے کے ملزمان جلد گرفتار کر لئے جائیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بم دھماکہ قومی المیہ ہے۔ مسلم لیگ کے کارکن اپنے ملکی بھائیوں کی فوری مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ عوام حساس مقامات پر بھی محفوظ نہیں رہے۔ حکومت مستعفی ہو جائے۔ حکومت دیگر محاذوں کی طرح شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔

○ پاک فوج کی ایک ٹیم اور پولیس کی ایک ٹیم نے دھماکے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ وفاقی خفیہ ایجنسیوں نے بھی اپنی رپورٹیں مرتب کرنا شروع کر دی ہیں۔ تفتیشی ٹیموں نے جائے وقوعہ سے بموں' دیگر تباہ ہونے والی اشیاء کے ٹکڑے اور نعشوں کے اعضاء تک تجزیہ کے لئے بھجوا دیئے۔

○ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ بم دھماکے میں بھارت ملوث ہو سکتا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے ائرپورٹ پر حفاظت کے ناقص انتظامات کے الزام میں اے ایس ایف کے متعلقہ اہلکاروں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اے ایف ایس کے کمانڈر کو کہا کہ ابھی سارا چیکنگ سٹاف پکڑ لیں ورنہ میں آپ کو پکڑ لوں گا۔

○ حکومت نے پٹرول' ڈیزل اور فرنس آئل کے نرخوں میں فوری طور پر کمی کر دی ہے۔ آج ہی سے سپر پٹرول 16 روپے' ریگولر ساڑھے چودہ روپے' ڈیزل 11ء7 روپے فی لیٹر ہو گا۔ وزارت پٹرولیم نے کہا ہے کہ اگر قیمتیں کم نہ کی گئیں تو ڈیلروں اور پٹرول پمپ مالکان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

○ لاہور ائرپورٹ کے بعد سرگودھا کے بلاک نمبر2 میں ایک چھوٹی طاقت کے بم کا دھماکہ ہوا جس سے 9- افراد شدید زخمی ہو گئے۔ دھماکہ شہر کے بارونق بازار بلاک نمبر2 کے چوک میں دوکاندار کے پھٹے کے نیچے ہوا۔ سڑک پر دو فٹ گہرا شگاف پڑ گیا۔ افراتفری مچ گئی۔ متعدد زخمیوں کے اعضاء ضائع ہو گئے۔ چوک میں دوکاندار کے پھٹے کے نیچے رکھا ہوا سامان اڑ کر دکانوں کی چھتوں پر جاگرا۔ دھماکہ کی آواز دور دور تک سنی گئی دھماکہ کی اطلاع ملنے پر اعلیٰ حکام جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ٹرین مارچ پھر شروع ہو گیا ہے۔ نظام کی تبدیلی تک تحریک جاری رہے گی۔

○ جموں و کشمیر پیپلز پارٹی کے مرکزی نائب صدر سردار اشتیاق کو مظفر آباد سے راولپنڈی جاتے ہوئے کوہالہ پل کے قریب نقاب پوشوں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

○ ملک بھر میں بجٹ کے خلاف ریلوے پریم یونین نے مظاہرے کئے اور مہنگائی کے پتلے نذر آتش کر دیئے گئے۔

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
منجانب مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

ضرورت سٹاف

ہمارے ادارہ الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول میں درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے
1- پرنسپل (لیڈی) کم از کم 5 سالہ معاہدہ
2- لیڈی ٹیچرز 3 اسامیاں
(کم از کم 2 سالہ معاہدہ)
انٹرویو 27' 28 جولائی 1996ء
بروز ہفتہ اتوار صبح 8 تا 12 بجے
مینیجر
فون: 211637

حافظہ بہتر بنایئے

یادداشت کی عمومی کمزوری کمی حافظہ کیلئے ٹانک ہے BRAIN TONIC Rs 20/-
انتشار توجہ' پڑھائی یا کام میں توجہ نہ رہنا CONCENTRATION CURE Rs 20/-
MEMORY CURE Rs 20/- یادداشت (حافظہ) کی پرانی کمزوری
ساتھ برین ٹانک استعمال کرنے سے مفید نتائج سامنے آتے ہیں) اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے طلب کریں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں۔ لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 3/- کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کیمپنی رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون آفس: 771 سیلز: 211283 فیکس: 212299

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 34134

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
اکسیر معدہ : ہاضمہ کا بہترین چورن
قند شفاء : نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
حب سعال : کھانسی کیلئے گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن - سلک صوفہ کلاتھ - پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون : 636 6931-631 1931

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے - 60 گرام 90 روپے - 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534